# 109245 - نكاح حلالہ حرام اور باطل ہے

## سوال

میرے ايك دوست نے اپنی بيوى كو تيسرى طلاق دے دى ہے تو كيا ميرے ليے جائز ہے كہ اس كى بيوى سے شادى كر كے اسے طلاق دے دوں تا كہ وہ اپنے پہلے خاوند كے ليے حلال ہو جائے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب كوئى شخص اپنى بيوى كو تيسرى طلاق بھى دے دے تو وہ اس كے ليے حرام ہو جاتى ہے اور اس وقت حلال نہيں ہو گى جب تك وہ كسى اور خاوند سے نكاح نہ كر لے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور اگر وہ اسے ( تيسرى ) طلاق دے دے تو اب اس كے ليے حلال نہيں جب تك كہ وہ عورت اس كے علاوہ كسى دوسرے سے نكاح نہ كر لے البقرۃ ( 230 ).

اور اس نكاح ميں جو اسے اپنے پہلے خاوند كے ليے حلال كرے گا شرط يہ ہے كہ وہ نكاح صحيح ہو، چنانچہ مؤقت يعنى وقتى اور كچھ مدت كے ليے نكاح ( جسے نكاح متعہ بھى كہا جاتا ہے ) يا پھر پہلے خاوند كے ليے بيوى كو حلال كرنے كے ليے نكاح كر كے پھر طلاق دے دينا ( يعنى نكاح حلالہ ) يہ دونوں حرام اور باطل ہيں، عام اہل علم كا يہى قول ہے، اور اس سے عورت اپنے پہلے خاوند كے ليے حلال نہيں ہو گى.

ديكھيں: المغنى ( 10 / 49 - 50 ).

نكاح حلالہ كى حرمت نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى صحيح احاديث سے ثابت ہے.

ابو داود ميں حديث مروى ہے كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اللہ تعالى حلالہ كرنے اور حلالہ كروانے والے پر لعنت كرے "

سنن ابو داود حديث نمبر ( 2076 ) اس حديث كو علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح سنن ابو داود ميں صحيح قرار ديا

ہے.

المحلل: وہ شخص ہے جو حلالہ کرتا ہے تا کہ بیوی اپنے خاوند کے لیے حلال ہو جائے.

المحلل لہ: اس کا پہلا خاوند.

اور سنن ابن ماجہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا میں تمہیں کرائے یا عاریتا لیے گئے سانڈھ کے متعلق نہ بتاؤں ؟

صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ضرور بتائیں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وہ حلالہ کرنے والا ہے، اللہ تعالی حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کرے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1936 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور عبدالرزاق نے مصنف عبد الرزاق میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

" اللہ کی قسم میرے پاس جو حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والا لایا گیا میں اسے رجم کر دونگا "

مصنف عبدالرزاق ( 6 / 265 ).

یہ سب برابر ہے اور کوئی فرق نہیں کہ عقد نکاح کے وقت اس مقصد کی صراحت کی گئی ہو اور اس پر شرط رکھی گئی ہو کہ جب اس نے اسے اس کے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دیا تو وہ اسے طلاق دے گا، یا اس کی شرط نہ رکھی ہو، بلکہ انہوں نے اپنے دل میں ہی یہ نیت کر رکھی ہو، یہ سب برابر ہے.

امام حاکم رحمہ اللہ نے نافع سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے عرض کیا:

ایک عورت سے نکاح اس لیے کیا کہ اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کروں نہ تو اس نے مجھے حکم دیا اور نہ وہ جانتا ہے، تو ابن عمر کہنے لگے:

نہیں، نکاح تو رغبت کے ساتھ ہے، اگر وہ تو تجھے اچھی لگے اور پسند ہو تو اسے رکھو، اور اگر اسے ناپسند کرو تو اس کو چھوڑ دو.

وہ بیان کرتے ہیں: ہم تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اسے زنا شمار کرتے تھے.

اور ان کا کہنا تھا: وہ زانی ہی رہینگے چاہے بیس برس تك اکٹھے رہیں.

اور امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ:

ایك شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے دل میں تھا کہ وہ اس عورت کو اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال کریگا، اور اس کا عورت کو علم نہ تھا ؟

تو امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا:

یہ حلالہ کرنے والا ہے، جب وہ اس سے حلالہ کا ارادہ رکھے تو وہ ملعون ہے"

اس بنا پر آپ کے لیے اس عورت سے پہلے خاوند کے لیے حلال کرنے کی نیت سے نکاح کرنا جائز نہیں، اور ایسا کرنا کبیرہ گناہ ہو گا، اور یہ نکاح صحیح نہیں بلکہ زنا ہے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم.